الله نور السماوات والارض

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

سورۃ النور 36:24

نومبر 2022ء تا جنوری 2023ء

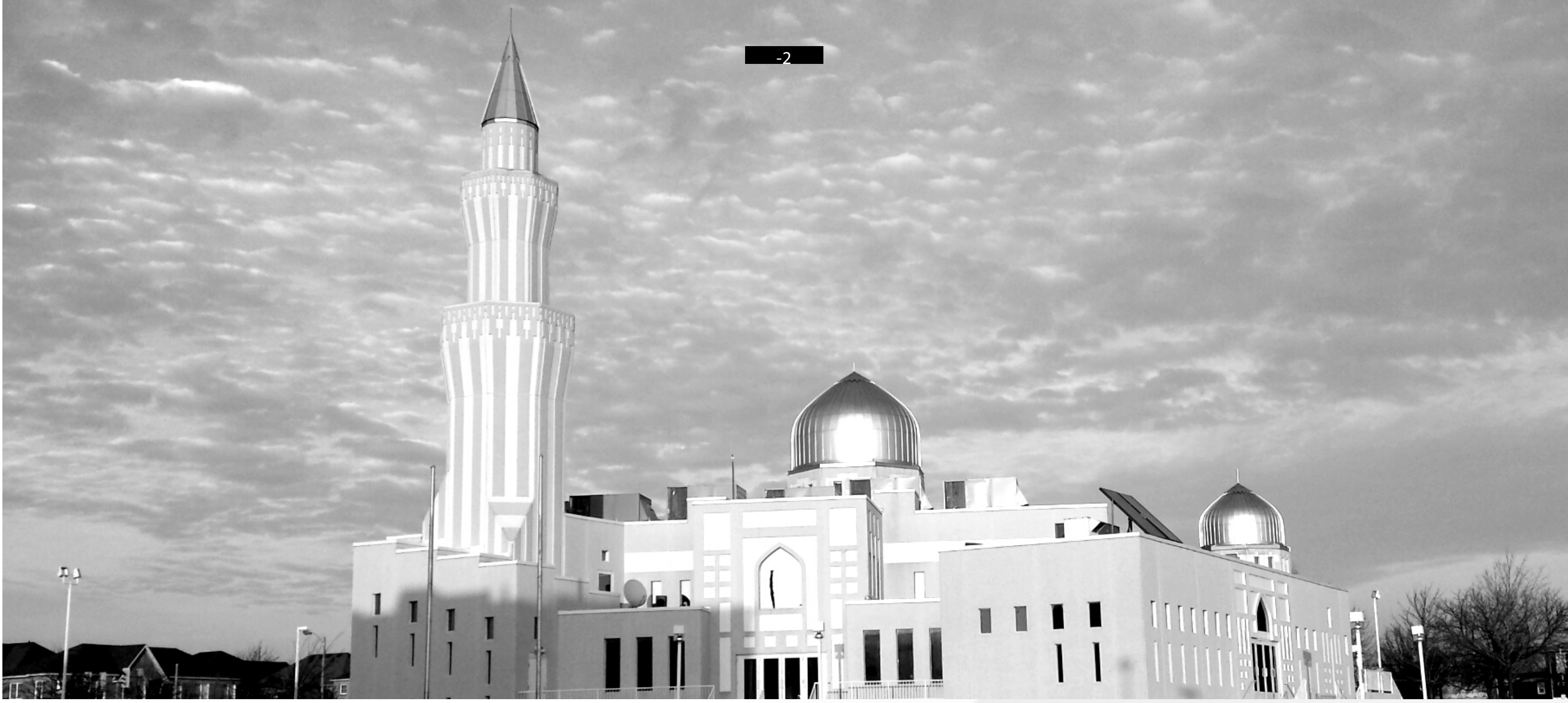

مجلس
خدام الاحمدیہ
کینیڈا

فہرست مضامین

قرآن کریم	4
حدیث	5
کلام الامام امام الکلام	6
مشعلِ راہ	7
پیغام صدر مجلس	8
صحبتِ صالحین	12
نیا سال کس طرح منائیں؟	16
درست تلفّظ	18

صدر مجلس
طاہر احمد

مہتمم اشاعت
زاہد چوہدری

مدیر اعلیٰ
عبدالنورعابد

مدیر حصہ اردو
حصور احمد ایقان

ریویو بورڈ
چیرمین: احمد ساہی
سیکرٹری: زاہد چوہدری
ممبران:
فرحان اقبال
نبیل مرزا
فرخ طاہر

اداریہ

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے کل ہم نئے سال میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہم سب کو چاہیئے کہ ہم اپنے نئے سال کا آغاز نوافل اور دعاؤں سے کریں اور اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل نہ کریں جو اپنا نیا سال ناچ گانے اور برے کاموں سے شروع کرتے ہیں بلکہ ہمیں اپنا نیا سال پیارے آقا کے ارشاد کی روشنی میں شروع کرنا چاہیئے جیسا کہ پیارے حضورنے فرمایا:

”آج رات جب خاص طور پر مغربی دنیا میں اکثریت شرابوں اور ناچ گانوں اور شور شرابوں میں مصروف ہو گی اس وقت ہم اپنے جذبات کو خدا تعالیٰ کے حضور اس عہد کے ساتھ بہائیں کہ آئندہ سال اور ہمیشہ ہمارے جذبات اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اُس کے حضور بہتے چلے جائیں گے۔ ہم اپنے ایمان میں ترقی کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اپنی ہر حالت اور ہر عمل کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ڈھالنے والے بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دعائیں بھی قبول فرمائے۔ آئندہ سال جو آ رہا ہے وہ سب احمدیوں کے لئے، انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی بے انتہا مبارک سال ہو۔“

(خطبہ جمعہ 31/ دسمبر 2010ء فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

پس اللہ کرے کہ ہم اپنے اس نئے سال کو اس عزم اور ارادہ کے ساتھ شروع کریں کہ ہم پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں۔ پہلے سے زیادہ اس کی عبادات بجالانے والے ہوں۔ ہماری زندگیوں کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خالص ہو کر عبادت کرنا ہے۔ خدا کرے کہ ہم اپنے مقصدِ حیات کو سمجھنے والے ہوں۔اللہ کرے کہ ہم نئے سال میں اس عزم کے ساتھ داخل ہوں کہ اپنی سوچ اور اپنی فکر کو خدا تعالیٰ کے ارادوں اور اس کی منشاء کے موافق ڈھالنے والے ہوں۔ اسی طرح یہ عزم بھی کریں کہ پہلے سے زیادہ ہم نبی اکرم ﷺ کی محبت میں ترقی حاصل کریں کہ یہی خدائے تعالیٰ تک پہنچانے اور اس کا محبوب بننے کا ذریعہ ہے۔ اس سلسلہ میں حضور اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ کوشش کریں کہ اس سال سیرۃ خاتم النبیین ﷺ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا مطالعہ بھی یقینی بنائیں تاکہ ہم اپنے پیارے نبیؐ کی حیاتِ مبارکہ کا علم حاصل کریں اور اپنی زندگیوں کو آپؐ کے اسوہ کے مطابق گزارنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے ۔ آمین

رسالہ النداء کی تمام ٹیم کی طرف سے تمام خدام بھائیوں کو نیا سال بہت بہت مبارک ہو!

قرآن کریم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٠﴾ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ
فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦١﴾ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ
خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِىَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ
وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٣﴾

کہہ دے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور سلام ہو اس کے بندوں پر جنہیں اس نے چُن لیا۔ کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں وہ شریک ٹھہراتے ہیں؟

یا (یہ بتاؤ کہ) کون ہے وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اُتارا اور اس کے ذریعہ ہم نے پُر رونق باغات اُگائے۔ تمہارے بس میں تو نہ تھا کہ تم ان کے درخت پروان چڑھاتے۔ (پس) کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ (نہیں نہیں) بلکہ وہ ناانصافی کرنے والے لوگ ہیں۔

یا(پھر) وہ کون ہے جس نے زمین کو قرار پکڑنے کی جگہ بنایا اور اس کے بیچ میں دریا جاری کردیئے اور جس نے اس کے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان ایک روک بنادی ۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی(اور) معبود ہے؟ (نہیں) بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دُعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کردیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

(سورۃ النمل آیات 60تا 63)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابرھیم و علی آل ابرھیم انك حمید مجید

اللھم بارك علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابرھیم و علی آل ابرھیم انك حمید مجید

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ "قَالَ اللَّهُ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلاَ أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلاَ أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لاَ تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً"

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ کہتا ہے: اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے دعائیں کرتا رہے گا اور مجھ سے اپنی امیدیں اور توقعات وابستہ رکھے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا، چاہے تیرے گناہ کسی بھی درجے پر پہنچے ہوئے ہوں، مجھے کسی بات کی پرواہ نہیں ہے، اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کو چھونے لگیں پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرنے لگے تو میں تجھے بخش دوں گا اور مجھے کسی بات کی پرواہ نہ ہو گی۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین برابر بھی گناہ کر بیٹھے اور پھر مجھ سے (مغفرت طلب کرنے کے لیے) ملے لیکن میرے ساتھ کسی طرح کا شرک نہ کیا ہو تو میں تیرے پاس اس کے برابر مغفرت لے کر آؤں گا (اور تجھے بخش دوں گا)“

(جامع ترمذی 3450، کتاب الدعوات)

کلام الامام امام الکلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اور نو مید مت ہو اور یہ خیال مت کرو کہ ہمارا نفس گناہوں سے بہت آلودہ ہے ہماری دعائیں کیا چیز ہیں اور کیا اثر رکھتی ہیں کیونکہ انسانی نفس جو دراصل محبتِ الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ اگرچہ گناہ کی آگ سے سخت مشتعل ہو جائے پھر بھی اُس میں ایک ایسی قوتِ توبہ ہے کہ وہ اس آگ کو بجھا سکتی ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک پانی کو کیسا ہی آگ سے گرم کیا جائے مگر تاہم جب آگ پر اس کو ڈالا جائے تو وہ آگ کو بجھا دے گا۔

یہی ایک طریق ہے کہ جب سے خدائے تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے اسی طریق سے اُن کے دل پاک و صاف ہوتے رہے ہیں یعنی بغیر اس کے جو زندہ خدا خود اپنی تجلّی قولی و فعلی سے اپنی ہستی اور اپنی طاقت اور اپنی خدائی ظاہر کرے اور اپنا رعب چمکتا ہوا دکھاوے اور کسی طریق سے انسان گناہ سے پاک نہیں ہو سکتا۔ “

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد نمبر 21 صفحہ 34)

مشعلِ راہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”نئے سال میں دعاؤں کے ساتھ داخل ہوں۔ تہجد کا بھی خاص اہتمام کریں۔ بعض مساجد میں ہو بھی رہا ہے۔ باقی جہاں نہیں ہے وہاں بھی کرنا چاہیے۔ انفرادی طور پر اگر اجتماعی طور پر نہیں تو انفرادی طور پر بھی اور گھروں میں بھی تہجد کی نماز ضرور خاص طور پر ادا کرنی چاہیے۔ دعا کرنی چاہیے۔“

خطبہ جمعہ 31/ دسمبر 2021ء فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر زمانے کے امام کو ماننے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور یہ حق ادا کرتے ہوئے دنیا میں توحید کا جھنڈا لہرانے والے ہوں اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے لانے والے ہوں اور اس کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور وسائل کو استعمال کرنے والے ہوں۔ اگر ہم یہ سوچ نہیں رکھتے اور اس سوچ کے ساتھ دعائیں نہیں کرتے اور اپنی دعاؤں کے ساتھ نئے سال میں داخل نہیں ہوتے تو ہمارے نئے سال کی مبارک بادیں سطحی مبارک بادیں ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں۔ پس نئے سال کی حقیقی مبارک باد ہم پر جو ذمہ داری ڈال رہی ہے اس کا ہر احمدی بڑے چھوٹے مرد عورت کو احساس ہونا چاہیے اور اس کے لیے اپنی تمام کوششوں اور صلاحیتوں کو استعمال کرنا چاہیے اور اپنی دعاؤں میں اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں ایک خاص کیفیت پیدا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ تبھی ہم اس سال کی حقیقی برکتیں حاصل کرنے والے ہو سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

خطبہ جمعہ 3/ جنوری 2020ء فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پیغام صدر مجلس

طاہر احمد

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم ایک نئے سال کا آغاز کر رہے ہیں۔ ہم سب کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم نے پچھلے سال کیا کھویا اور کیا پایا۔ کیا پچھلا سال ہماری روحانی حالت میں بہتری لانے والا تھا کہ نہیں۔ کیا ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کئے کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی غلطیوں سے سیکھنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ
وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

اُن لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اَور دوست بنائے مکڑی کی طرح ہے اُس نے بھی ایک گھر بنایا اور تمام گھروں میں یقیناً مکڑی ہی کا گھر سب سے زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ کاش وہ یہ جانتے۔

(سورۃ العنکبوت، آیت ۴۲)

کیا یہ تو نہیں کہ ہم ان لوگوں میں شامل ہیں جن کا اس آیت میں ذکر آیا ہے کہ نادان لوگ اللہ تعالیٰ کو اپنے کارساز و مددگار سمجھنے کی بجائے دنیاوی مال و اسباب پر تکبر کرتے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ اس قادر خدا کو اپنا دوست بناویں، کمزور لوگوں پر بھروسہ کرتے ہیں اور دنیاوی خزانے حاصل کرنے کو اپنا مطمع نظر بنا لیتے ہیں۔

یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ یہ دنیاوی اسباب صرف ایک دھوکا ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ سے تعلق نہیں تو سب بیکار ہے۔ اگر قارون کو اسکے خزانے اور فرعون کو اس کی حکومت کچھ فائدہ نہ دے سکے تو ہمیں کیا دیں گے۔ ہمیں اپنی زندگی کے اصل مقصد کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”اور نیز میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے... سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔“

(کتاب البریہ صفحہ ۲۹۱ تا ۲۹۳ حاشیہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں اُس سے تعلق قائم کرنے اور اسکی عبادت کے حق ادا کرنے والا بنائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اسکے در پر جھکنے اور اسی سے مانگنے اور اس پر کامل توکل کرنے والا بنائے۔ اور یہ ہمیشہ یاد رکھا

جائے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق بنانے کے لئے نماز بہترین ذریعہ ہے۔ اگر ہم اپنی نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرنے والے ہوں گے تبھی ہم اس کی محبت سے حصہ لینے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں۔ اور روتے ہیں۔ اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۰۳ تا ۵۰۴)

حضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"خدا اِس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونے سے لوگوں کو خدایاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے در حقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 504)

اب آخر پر مَیں حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ ۳۰ دسمبر ۲۰۱۶ سے کچھ حصہ تحریر کرتا ہوں۔ حضورِ انور ایدہ للہ تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

پھر آپؑ فرماتے ہیں :

"اصل بات یہ ہے کہ ایک کھیت جو محنت سے طیار کیا جاتا اور پکایا جاتا ہے اس کے ساتھ خراب بُوٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو کاٹنے اور جلانے کے لائق ہوتی ہیں۔ ایسا ہی قانونِ قدرت چلا آیا ہے جس سے ہماری جماعت باہر نہیں ہو سکتی۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو حقیقی طور پر میری جماعت میں داخل ہیں ان کے دل خدا تعالیٰ نے ایسے رکھے ہیں کہ وہ طبعاً بدی سے متنفّر اور نیکی سے پیار کرتے ہیں اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی کا بہت اچھا نمونہ لوگوں کے لئے ظاہر کریں گے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ 49-46 اشتہار مورخہ 29 مئی 1898ء اپنی جماعت کو متنبہ کرنے کے لئے ایک ضروری اشتہار)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت اور اس انتباہ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ جو عہدِ بیعت ہم نے کیا ہے اسے پورا کرنے والے ہوں۔ ہماری زندگیاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے گزرنے والی ہوں۔ ہم اپنی زندگیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة و السلام کی خواہش کے مطابق ڈھالتے ہوئے اپنی زندگی کا اچھا نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کرنے والے اور ظاہر کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے پردہ پوشی فرماتے ہوئے ہمیں انعامات سے نوازے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی جماعت کے لئے جو کامیابیاں مقدر ہیں وہ ہمیں دکھائے۔ نیا چڑھنے والا سال برکتوں کو لے کر آئے... اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو ہمارے حق میں قبول فرمائے۔ (آمین)

صحبتِ صالحین

(مرسلہ: احتشام احمد)

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور اس کی محبت میں ترقی کرنے کا ایک طریق جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے رکھا ہے وہ صحبتِ صالحین ہے۔ یعنی ایسے نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا ان سے اکتساب فیض کرنا جو صالح اور صدیق ہوں انجام کار انسان کی روحانیت کو فائدہ پہنچاتے ہیں جس سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾

(التوبہ:119)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

پھر ایک جگہ مزید فرماتا ہے۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۶﴾

(بنی اسرائیل:26)

تمہارا رب جو کچھ (بھی) تمہارے دلوں میں ہو اسے (سب سے) بہتر جانتا ہے (اور) اگر تم نیک ہوگے تو (یاد رکھو کہ) وہ باربار رجوع کرنے والوں کو بہت ہی بخشنے والا ہے۔

صحبتِ صالحین ایک ایسی روشن راہ ہے جس کے ملنے سے انسان کی زندگی میں احسن تبدیلی کے آثار آنے لگ جاتے ہیں۔

حدیثِ نبویؐ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپؐ سے پوچھا کہ ہم کن لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم ان لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھو جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے اور جن کی گفتگو سے تمہارا دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔
(کنز العمال)

اسی سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔
”جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پیے گا۔ پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہئیے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے۔... جو شخص نیک صحبت میں جاتا ہے خواہ وہ مخالفت کے ہی رنگ میں ہو لیکن وہ صحبت اپنا اثر کئے بغیر نہ رہے گی۔ اور ایک نہ ایک دن وہ اس مخالفت سے باز آجائیگا۔“
(ملفوظات جلد ششم ص ۲۴۷)

ایک شخص کی روحانیت پر اسکی نیک صحبت کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ وہ آخر کتنا ہی بھٹکا ہو، خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے گوہر مقصد کو پہنچ ہی جاتا ہے۔ اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”اصلاح نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ : ۱۱۹) یعنی جو لوگ قولی ۔ فعلی۔ عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں اُن کے ساتھ رہو۔ اس سے پہلے فرمایا۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ یعنی ایمان والو۔ تقوی اللہ اختیار کرو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سنت کے طور پر بدی کی جگہ کو چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہر روز کنجریوں کے ہاں جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ کیا میں زنا کرتا ہوں ؟ اس سے کہنا چاہئیے کہ ہاں

تو کرے گا اور وہ ایک نہ ایک دن اس میں مبتلا ہو جاوے گا کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۴۷ ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

"صحبت میں بڑا شرف ہے۔ اس کی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر صادقوں کی صحبت ایک رُوح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحب نبی کو ایک کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو قرآن شریف میں کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ: ۱۱۹) فرمایا ہے۔ اور اسلام کی خوبیوں میں سے یہ ایک بے نظیر خوبی ہے کہ ہر زمانہ میں ایسے صادق موجود رہتے ہیں"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۱۵ ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

آج کے اس جدید دور میں اللہ تعالیٰ کے بے حد فضلوں کے ساتھ پاک صحبت کو حاصل کرنے کو موقع وسیع سے وسیع ہوتے چلے آرہے ہیں۔ جن میں سے ایک بہترین وسیلہ MTA ہے جس کے اہتمام کے سامان خود اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیک صحبت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اگر صرف دنیا داروں کی مجالس ہیں تو یہ مجلسیں ایک مؤمن کو پسند نہیں ہونی چاہئیں۔ ایسی مجلس سے فوراً اُٹھ کر آ جانا چاہئے۔ اگر اس طرف ہماری توجہ ہو تو ہمارے بڑے بھی اور ہمارے نوجوان بھی بہت سی برائیوں سے بچ جائیں۔ بہت سے فتنوں سے بچ جائیں۔ نوجوانوں کی بہت سی مجالس کی ایک دوسری طرز بھی ہے، قسم بھی ہے۔ نوجوان خاص طور پر اس میں involve ہوتے ہیں جو fun کے نام پر ہوتی ہیں۔ غل غپاڑے کے لئے ہوتی ہیں اور مغربی ماحول کے اثر کی وجہ سے ہمارے بعض نوجوانوں میں بھی یہ باتیں پیدا ہو گئی ہیں کہ ایسی مجلسوں میں شامل ہو جانا چاہئے۔ ایک مومن نوجوان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اپنی زندگیوں کو اس قسم کی مجلسوں سے بچا کے رکھیں اور کچھ حدود ہیں ان کے اندر رہیں۔ جماعت میں بھی بعض دفعہ ایسے واقعات ہو جاتے ہیں کہ بری صحبتوں اور خراب مجلس کے زیر اثر ہمارے نوجوان نوجوانی میں قدم رکھتے ہی بعض ایسی حرکتیں کر جاتے ہیں جو دوسروں کو نقصان پہنچانے والی ہوتی ہیں۔ ہمسایوں کو نقصان پہنچا دیا۔ یا راہ چلتے راہگیر کو نقصان پہنچادیا، یا کسی جگہ گئے تو ویسے ہی شرارۃً کسی کو نقصان پہنچا دیا اور پھر اگر یہ پتا لگ جائے کہ یہ جماعت کا فرد ہے تو پھر ایسے لوگ جماعت کی بھی بد نامی کا باعث بن جاتے ہیں۔ پس ماں باپ کو بھی اپنے بچوں کی مجالس اور صحبتوں پر نظر رکھنی چاہئے تا کہ ہمارے نوجوان، نوجوانی میں قدم رکھنے والے بچے بھی بری صحبتوں اور مجلسوں سے محفوظ رہیں۔ اور خود بھی گھروں میں ایسی پاک مجلسیں لگانی چاہئیں جو ہمیشہ تربیتی نقطۂ نظر سے بہترین ہوں۔"

(خطبہ جمعہ ۲۲ ستمبر ۲۰۱۷ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

خدا تعالیٰ ہمیں صحبتِ صالحین کی روشن راہوں سے مستفید ہونے کی قوت عطا فرمائے اور ایسے لوگوں کی دوستیوں سے بچائے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے نیک بندوں کے احکامات کے منافی چلتے ہیں۔ آمین

نیا سال کس طرح منائیں؟

(مرسلہ: سید حاشر ھود متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا)

ہماری زندگیوں میں ہر سال کچھ ایسے مخصوص دن آتے ہیں جن میں ہم مختلف طریقوں سے اور طرح طرح سے اپنی خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں۔ بعض تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں مثلاً عید وغیرہ کے ایام اور بعض معاشرہ سے ہم نے ورثہ میں پائے ہوتے ہیں۔ ایسے مواقع پر بھی اوربلکہ ہر خوشی کے موقع پر معاشرہ بعض اوقات جس طرح سے اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے اور جس انداز سے ایسے دنوں کو مناتا ہے وہ ایک شریف انسان کو نہایت افسردہ کر دیتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کے ایک دن ایسے دنوں میں سے نئے سال کا دن بھی ہے۔ اور ہم سب کا ذاتی مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ ابھی رات کے 21 نہیں بجے ہوتے کہ ساری دنیا میں ہر طرح کی برائیاں چھا جاتی ہیں۔ نفس پر شیطان کا سخت غلبہ ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں کہ ہماری بحیثیت ایک مسلمان، بحیثیت ایک احمدی، اور بحیثیت ایک خادم ہونے کے کیا ذمہ داریاں ہوتی ہیں اور ہمیں سوچنا چاہئے کہ وہ کیا اعلیٰ کام ہیں جو ہم پر فرض کئے گئے ہیں؟

نئے سال کا دن ہم سب کے لئے بہت سی خوشیاں لے کر آتا ہے۔ یہ کوئی معمولی دن نہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ ”سال ایک پورا سال کوئی معمولی چیز نہیں، بارہ مہینوں کا سال، پھر باون ہفتوں کا سال، جن میں سے ہر ہفتہ میں سات سات دن اور ہر دن میں چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں اور جن میں سے ہر گھنٹے میں ساٹھ منٹ اور ہر منٹ میں ساٹھ سیکنڈ ہوتے ہیں اور سیکنڈوں کی بھی آگے تقسیم ہو سکتی ہے ان میں سے صرف ایک سیکنڈ ایسا قیمتی ہے کہ تمام دنیا کے بادشاہ اپنا سب کچھ بیچ کر بھی اسے پیدا نہیں کر سکتے اور دنیا کی تمام دولتیں اور مال و متاع اس کا لاکھواں حصہ بھی نہیں خرید سکتیں۔ پس اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس کی قیمت کتنی بڑی ہوگی۔“ (خطبات محمود جلد 12 صفحہ 3) ظاہر ہے کہ اتنی قیمتی اور اہم شے یعنی سال کو جس نے بنایا ہے اور جو اسے ہماری زندگیوں میں لے کر آیا ہے ہمیں چاہئے کہ اس کا بے شمار شکریہ ادا کریں۔ وہ ہمارا پیارا خدا، ہمارا اللہ جس نے ہمیں نئے سال کا دن کئی مرتبہ دکھایا وہ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے کہ

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (ابراھیم:8)

یعنی اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا کیا ہے؟ یہی کہ صاف دل ہو کر تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا۔ اپنے فرائض کا بخوبی بجا لانا۔ جو اس نے دیا ہے اس کا صحیح استعمال کرنا اور ناجائز استعمال سے بچنا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالےٰ کا شکر اسی طرح سے ہوتا ہے کہ انسان اس کی دی ہوئی چیز کو عمدگی کے ساتھ اور بر محل استعمال کرے۔“ (تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 447)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نئے سال کا صحیح استعمال کیا ہے؟ نئے سال کا دن صحیح طور پر مناتے ہوئے ایک خادم کو کیسے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے وعدہ کے مطابق بڑھا چڑھا کر دے؟ کس طرح اس کا حق ادا کر سکتا ہے؟ اس کا ایک طریق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے سال کے موقعہ پر یہ فرمایا ہے کہ ”ایک دوسرے کو مبارک باد دینے کا فائدہ ہمیں تبھی ہو گا جب ہم اپنے یہ جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس قدر ادا کیا ہے اور آئندہ کے لئے ہم اس حق کو ادا کرنے کے لئے کتنی کوشش کریں گے۔“ (خطبہ جمعہ 2 جنوری 2015) آئندہ کے لئے ہم اس حق کو اس طرح ادا کرسکتے ہیں جس طرح حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ”پس نیا سال ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں نئ جون اور نئ تبدیلی کی ضرورت ہے نئ ہمت، نئ کوشش اور نئے جوش و استقلال کی

ضرورت ہے۔" (خطبات محمود جلد 21 صفحہ 4)

احمدی ہونے کا حق کیا ہے؟ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ جنوری ۲۰۱۵ء میں ہماری توجہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ دس شرائطِ بیعت کی طرف پھیری ہے۔ ہمیں چاہئے کہ نئے جوش اور نئے استقلال کے ساتھ ایک نئی تبدیلی پیدا کرتے ہوئے ان شرائطِ بیعت پر غور کریں اور اپنی عملی زندگیوں میں انہیں ڈھالیں۔ ہم پر بحیثیت ممبر مجلس خدام الاحمدیہ ہونے کے لازم ہے کہ ہم ان شرائطِ بیعت پر عمل کرتے ہوئے نئے سال میں داخل ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ "پرانے اور نئے سال کی درمیانی رات جب اکثریت شور شرابے میں مصروف ہوگی خاص طور پر مغربی دنیا میں، ہم اپنے جذبات کو خدا تعالیٰ کے حضور اس عہد کے ساتھ بہائیں کہ آئندہ سال ہم اپنے ایمان میں ترقی کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اپنی ہر حالت اور ہر عمل کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ڈھالنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دعائیں بھی قبول فرمائے۔" (ماخوذ از الفضل آن لائن یکم جنوری 2020ء صفحہ 1)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تیسری شرطِ بیعت میں نمازوں کی باجماعت بروقت ادائیگی کی طرف اور نیز نماز تہجد کے قیام کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ "یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔" جیسا کہ آغاز میں بیان کیا ہے کہ بعض خوشیوں کے دن خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم باقی دن مثلاً نئے سال کا پہلا دن بھی اسی طرح منائیں جس طرح ہم ان خوشی کے دنوں اور مواقع کو مناتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ یعنی عبادتِ الٰہی سے ہمارے دن کا آغاز ہو۔ انسان جب مشکل میں پڑتا ہے تو فوراً اسے خدا تعالیٰ یاد آجاتا ہے مگر خوش قسمت وہ ہیں جو اپنے رب کو خوشیوں کے مواقع پر یاد کرتے ہیں۔ پس ایک خادم کو چاہئے کہ کم از کم نئے سال کی رات کو رات بھر پارٹیوں اور مجلسوں میں جانے کی بجائے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی سجدہ گاہ کو تر کرے اور اپنی مناجات خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ "مجھے وہ لمحہ بہت پیارا لگتا ہے جو ایک مرتبہ لندن میں NEW YEAR'S DAY کے موقع پر پیش آیا یعنی اگلے دن نیا سال چڑھنے والا تھا اور عید کا سماں تھا۔ رات کے بارہ بجے سارے لوگ ٹرائفلگر سکوائر میں اکٹھے ہو کر دنیا جہان کی بے حیائیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں کیونکہ جب رات کے بارہ بجتے ہیں تو پھر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اب کوئی تہذیبی روک نہیں۔ کوئی مذہبی روک نہیں۔ ہر قسم کی آزادی ہے۔ اس وقت اتفاق سے وہ رات مجھے یوسٹن اسٹیشن پر آئی۔ مجھے خیال آیا جیسا کہ ہر احمدی کرتا ہے اس میں میرا کوئی خاص الگ مقام نہیں تھا۔ اکثر احمدی اللہ کے فضل سے ہر سال کا نیا دن اسی طرح شروع کرتے ہیں کہ رات کے بارہ بجے عبادت کرتے ہیں۔ مجھے بھی موقع ملا میں بھی وہاں کھڑا ہو گیا۔ اخبار کے کاغذ بچھائے اور دو نفل پڑھنے لگا۔

کچھ دیر کے بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ کوئی شخص میرے پاس آکر کھڑا ہو گیا ہے اور پھر نماز ابھی میں نے ختم نہیں کی تھی کہ مجھے سسکیوں کی آواز آئی۔ چنانچہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ ایک بوڑھا انگریز ہے جو بچوں کی طرح بِلک بِلک کر رو رہا تھا۔ میں گھبرا گیا میں نے کہا پتہ نہیں یہ سمجھا ہے میں پاگل ہو گیا ہوں اس لئے شائد بے چارہ میری ہمدردی میں رو رہا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے تو اس نے کہا مجھے کچھ نہیں ہوا میری قوم کو کچھ ہو گیا ہے۔ ساری قوم اس وقت نئے سال کی خوشی میں بے حیائی میں مصروف ہے اور ایک آدمی ایسا ہے جو اپنے رب کو یاد کر رہا ہے اس چیز نے اور اس موازنے نے میرے دل پر اس قدر اثر کیا ہے کہ میں برداشت نہیں کر سکا۔ چنانچہ وہ بار بار کہتا تھا۔ GOD BLESS YOU. GOD BLESS YOU. GOD BLESS YOU."
(خطبات طاہر جلد 1 صفحہ 119، 120)

یہ واقعہ تو ایک اسوہ اور ایک سبق ہے ہی ہر احمدی کے لئے مگر جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس میں یہ بات بیان فرمائی کہ جیسا کہ ہر احمدی ہر سال کا نیا دن عبادت الٰہی سے شروع کرتا ہے، یہ جملہ ہر خادم کو توجہ اور فکر میں ڈالتا ہے کہ کیا وہ اس "ہر احمدی" کے زمرہ میں آتا ہے جس کی خوبی حضورؒ بیان فرما رہے ہیں؟ اللہ کرے کہ ہم سب خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس اہم دن، رات کو بھی اور دن کو بھی اپنے مولیٰ کے آگے سر جھکانے والے بنیں۔ اور پھر باقی تمام سال بھی یہ عزم کریں کہ ہم ہمیشہ پنجوقتہ نماز با جماعت اور بر وقت ادا کریں گے اور نمازِ تہجد میں باقاعدگی اختیار کریں گے۔ انشاء اللہ۔

درست تلفّظ

ارسلان احمد۔بیری نارتھ

ذیل میں اردو زبان کے چند روزمرّہ کے الفاظ درج ہیں جنھیں بالعموم غلط پڑھا جاتا ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ انہیں غور سے دیکھیے اور آئندہ کوشش کریں کہ درست تلفظ ادا کریں۔

غلط تلفظ	درست تلفظ
غَلُط	غَلَط
غَلُطِی	غَلَطِی
خداموں	خدام (واحد کے لیے خادم کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے)
اطفالوں	اطفال (واحد کے لئے طِفل کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے)
انصاروں	انصار (واحد کے لئے ناصر کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے)
وَزَن	وَزْن
تَجَرُبَہ	تَجْرُبَہ
مَنُ و عَنُ	مِنُ و عَنُ
بَاہِر	بَاہَر
واپِس	وَاپَس

اعلان

عزیز خدام بھائیو! رسالہ النداء آپ کا اپنا رسالہ ہے آپ بھی اس کا حصہ بن سکتے ہیں ۔ اگر آپ مضمون لکھ سکتے ہیں تو اپنا مضمون یا آپ شاعر ہیں تو اپنا کلام ہمیں ارسال کریں ۔ ہم ان شاءاللہ اسے اگلے شماروں میں شامل کرنے کی کوشش کریں گے۔

مجلس
خدام الاحمدیہ
کینیڈا